مولانا حافظ سعد الرشید ارشد۔ فاضل دار العلوم حقانیہ
ایم۔ اے اسلامیات عربی آنرز۔ ایم۔ اے عربی

تزکیۂ نفس کی اہمیت

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ جس میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے نہایت مفصل ہدایات موجود ہیں۔ ان تمام ہدایات کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر ذمہ داری کا احساس اور فرض شناسی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اسی مقصد کے لئے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ ان تمام عبادات کا اصل نصب العین یہی ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے انسان کو ایسی تربیت مل جائے کہ عملی زندگی میں وہ ہر مرحلے پر بلاچون وچرا احکام الٰہی کی پابندی کرتا رہے۔ خواہ ایسا کرنے میں اسے اپنا آرام، اپنی خواہشات، اپنا مال و دولت، اپنی اولاد، اپنے عزیز و اقارب، یہاں تک کہ خود اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے ـــــــ

درحقیقت انسان کی آزمائش اسی میں ہے کہ وہ رب العالمین کو راضی رکھنے کے لئے نفع و نقصان کے مادی تصورات سے کس قدر بے نیازی اختیار کرتا ہے۔ ایسی طرزِ عمل اپنانے کا نام "تقویٰ اور تزکیۂ نفس" ہے۔ اور قرآن مجید نے صراحت کے ساتھ تزکیۂ نفس کو عبادات کا نصب العین قرار دیا ہے۔

تزکیہ کا مفہوم تزکیہ کا مفہوم کسی چیز کو صاف ستھرا بنانا۔ اس کو نشوونما دینا اور اس کو پروان چڑھانا ہے۔ اس لغوی معنی کی رو سے تزکیۂ نفس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر جو غلط افکار و نظریات جڑ پکڑ گئے ہوں، ان کی جڑیں اکھاڑی جائیں۔ جاہلی عادات و اخلاق نے اس کے اندر جو کج رویاں اور ناہمواریاں پیدا کر رکھی ہیں، ان کو درست اور ہموار کیا جائے۔ فانی اور نفسانی لذتوں کی چاٹ نے اس پر جو پست ہمتی اور بزدلی طاری کر رکھی ہے۔ اس کا علاج کیا جائے۔ تاکہ اس کی آنکھیں کھل سکیں۔ اس کا دماغ سوچ سکے۔ اس کی ہمت ابھر سکے اس کی عادتیں سنور سکیں۔ اور وہ اپنی فطری صلاحیتوں کے مطابق اپنی ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے اس قدر مراتب عالیہ تک پہنچ سکے جن مراتب تک پہنچنے کی اللہ تعالیٰ نے اس کے

اندر قابلیت رکھی ہے ۔۔۔۔

چونکہ دنیا دار العمل ہے۔ اور ہر انسان کو اس دنیا میں عمل کرنے کی مہلت دی ہی ہے۔ مرتے دم تک اسے یہ موقع حاصل ہوتا ہے کہ وہ نیک و بد راستوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرکے اپنی زندگی کا نقشہ اس کے مطابق مرتب کرے۔ موت کے وقت تک وہ جس قسم کے اعمال و عقائد میں اپنی زندگی گذارتا ہے۔ ان کے صحیح یا غلط ہونے کے مطابق اسے ابدی کامیابی یا ناکامی سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔ ابدی کامیابی کا دارومدار تزکیۂ نفس پر ہے۔ اور تزکیۂ نفس کا دارومدار خشیت الٰہی۔ قیام صلوٰۃ، خوف عاقبت پر ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ ۚ
وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۔ الآیۃ۔

(فاطر پ۲۲ ع۳)

تزکیۂ نفس کا موقعہ اس دنیا میں نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے اس زندگی میں جو ہر انسان کو صرف ایک بار ملتی ہے۔ تزکیۂ نفس کی اہمیت بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے۔

نفس کا تزکیہ کرتے وقت یہ بات ذہن نشین کرنی ہے کہ نفس کا ایک طرفہ تزکیہ مقصود نہیں۔ شریعت اسلامیہ نے زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے واضح ہدایات دی ہیں۔ اور زندگی کے کسی بھی گوشے کو ہدایات کی روشنی سے محروم نہیں رکھا۔ اس لئے تزکیۂ نفس کی زد میں انسان کی پوری زندگی آجاتی ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کا مقصد نظام عالم کو اس کے صحیح طریقے پر چلانے سے ہے۔ اور اس کی یہ صحت رفتار محض سائنس کی نت نئی ایجادوں پر منحصر نہیں۔ اگر یہی ہوتا۔ تو آج آزاد ملکوں کے بیزانیہ کا اسّی بلکہ نوّے فیصدی صرف دفاع پر خرچ نہ ہوتا۔ اگر دلوں میں تسکین ہوتی۔ تو کوئی ایک دوسرے سے ڈر کر ایٹم بم نہ بناتا۔ بلکہ ہر حکومت اپنی دولت اور اپنے دماغ کو انسان کی تسکین خاطر حاصل کرنے پر خرچ کرتی۔ اسی مقصد کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ کہ انسان کو اطمینان قلب حاصل کرنے کا طریقہ سمجھا دے۔

انسان کے دل میں بھلائی اور برائی دونوں قسم کی خواہشیں ابھرتی ہیں۔ چنانچہ انسانی اعضاء بھلائی اور برائی دونوں صورتوں میں نفسانی خواہشات کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔ فرعون کو اس کی دلی خواہشوں نے اس حد تک پہنچا دیا۔ کہ کج فہم نفس کے دھوکے میں آکر خود کو خدا سمجھ بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا: اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى۔ الآیۃ۔

(النازعات پ۳۰)

یعنی اگر تو اپنی درستگی اور اصلاح چاہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سنوار سکتا ہوں۔ اور ایسی راہ بتلا سکتا ہوں، جس پر چلنے سے تیرے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف اور اس کی کامل معرفت جم جائے۔ کیونکہ خوف کا کمال معرفت کے بغیر ہونا متصور نہیں۔ مگر بدنصیب فرعون بری طرح نفس امارہ کے پھندے میں الجھ چکا تھا۔ اس نے رسول خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الٹا ساحر اور جادوگر بتلا دیا۔

قرآن مجید کی متعدد آیات میں آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا یہی مقصد بتلایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط الآیہ۔ (البقرہ پ۱ ع۱۵)

۲۔ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ الآیۃ۔ (البقرہ پ۲ ع۱)

۳۔ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ الآیۃ۔
(آل عمران پ۴ ع۱)

۴۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ الآیۃ۔ (الجمعہ پ۲۸ ع۱)

مذکورہ بالا آیات کریمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے فرائض منصبی بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار شانیں بیان کی گئیں:۔

۱۔ تلاوت آیات:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنانا۔

۲۔ تزکیۂ نفوس:۔ رذیل عادتوں، نفسانی آلائشوں اور تمام مراتب شرک ومعصیت سے ان کو پاک وصاف کرنا۔

دلوں کو مانجھ کر صیقل بنانا۔ ظلمت کفر سے نکال کر نور ایمان کیطرف رہبری کرنا اطاعت واخلاص سکھانا۔ بھلائیاں کرانا۔ برائیوں سے بچانا۔ اطاعت الٰہی کر کے مالک حقیقی کی رضامندی حاصل کرنا۔ نافرمانی سے بچ کر ناراضگی سے محفوظ رہنا۔ یہ چیز آیات اللہ تعالیٰ کے عام مضامین پر عمل کرنے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت اور قلبی توجہ و تصرف سے باذن اللہ تعالیٰ حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ تعلیم کتاب: کتاب اللہ کی مراد بتلانا۔

۴۔ تعلیم حکمت:۔ حکمت کی گہری باتیں سکھلانا۔ حکمت سے مراد سنت وحدیث یا دین کی سمجھ بوجھ ہے۔ قرآن حکیم کے غامض اسرار ولطائف اور شریعت کی دقیق وعمیق علل پر مطلع کرنا خواہ تصریحاً ہو یا اشارۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی توفیق واعانت سے علم وعمل کے ان اعلیٰ مراتب پر اس درماندہ قوم کو فائز کیا۔ جو صدیوں سے انتہائی جہل وحیرت اور صریح گمراہی میں غرق تھی۔ جن پر مدتوں سے بھلائی کا پرتو بھی نہیں پڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند روزہ تعلیم اور صحبت کی بدولت ناخواندہ انسانوں نے خود کو برائیوں سے پاک کر دیا۔ ساری دنیا کے لئے ہادی اور معلم بن گئے۔ اور دنیا کے سامنے اعلیٰ ترین نمونہ پیش کر دیا۔ وہ لوگ علم میں گہرے تکلف میں تھوڑے، دلوں کے پاک اور زبان کے سچے بن گئے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۲۳)

جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

کسی انسان سے گناہ کا سرزد ہوجانا اور بات ہے۔ مگر اس گناہ پر اس کا اصرار کرنا اور نفسانی اصلاح کی فکر سے بالکل بے پرواہ بن جانا نہایت قابل افسوس ہے۔ جس طرح انسان جسمانی امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی بشریت کے تقاضا سے روحانی امراض میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ مگر کوئی عقل مند اور ذی ہوش انسان جسمانی مرض میں گرفتار رہنا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ فوری طور پر اس کے علاج کی طرف توجہ دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح کوئی عاقل شخص روحانی امراض میں ہمیشہ کے لئے مبتلا رہنا گوارا نہیں کرتا۔

تزکیۂ نفس کا طریقہ | اسلامی تعلیمات کی یہ ایک عظیم امتیازی خصوصیت ہے۔ کہ ان میں تزکیۂ نفس کا نہایت فطری طریقہ بتلایا گیا ہے۔

اسلام میں رہبانیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اس لئے اصلاح نفس کے لئے معاشرتی زندگی اور دنیاوی کاروبار کے دائرۂ کار سے باہر کوئی گوشہ نشینی اختیار کر لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک انسان روزمرہ کے کاروبار میں مشغول رہتے ہوئے بھی اس مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔

تزکیۂ نفس کا طریقہ حسب ذیل ہے:

۱۔ ایمان محکم:۔ اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے کا پختہ یقین اصلاح نفس کے لئے سنگ بنیاد ہے یہ یقین جس قدر پختہ ہوگا۔ انسان اسی قدر کج روی اور گمراہی سے محفوظ ہوگا۔ اسی طرح آخرت کی

ابدی زندگی پر غیر متزلزل اعتقاد انسان کے اندر جواب دہی کا وہ احساس پیدا کر دیتا ہے جو اس کی اصلاح نفس کے لئے درکار ہوتا ہے۔ ان اعتقادات کی کمی یا کمزوری انسان کی عملی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور وہ اصلاحِ نفس سے غافل یا قاصر رہتا ہے۔ اس کے برعکس اعتقادات کی پختگی اس کی اصلاح کے لئے نہایت مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔

۲۔ عبادات کا اہتمام :۔ ایمان کی پختگی عبادات پر منحصر ہے۔ اور عبادات کی صحیح ادائیگی سے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ بھی حاصل ہوتا ہے۔ عبادات کے بغیر ایمان، تقویٰ اور اصلاحِ نفس کا کوئی تصوّر ممکن نہیں۔

۳۔ قول سدید :۔۔۔ تمام اخلاقِ حسنہ عموماً اور راست بازی خصوصاً اصلاحِ نفس کے لئے ضروری ہیں۔ قرآن مجید نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ الآیۃ (الاحزاب۔ پ۲۲ ع۹)

یعنی مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر درست اور سیدھی بات کہتے ہیں۔ ان کو بہترین اور مقبول اعمال کی توفیق ملتی ہے۔

۴۔ تصحیح نیت :۔۔۔ تزکیۂ نفس کے لئے تصحیح نیت نہایت ضروری ہے کہ اپنی نیت کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خالص کر دیا جائے۔

۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر :۔۔۔ اصلاحِ نفس کے ساتھ ساتھ دوسرے انسانوں کی ہدایت کا بھی پورا پورا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اور مناسب طریقے سے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا رہے کیونکہ مسلم معاشرے میں تمام افراد ایک دوسرے کے خیر خواہ اور مصلح ہوا کرتے ہیں۔

۶۔ صحبتِ صالح کا اہتمام :۔۔۔ اصلاحِ نفس کے خواہش مند لوگوں کو نیک صحبت کا اہتمام کر لینا بھی ضروری ہے۔ انسان کی اصلاح میں تمام حواس کا اثر ہے۔ اور ان حواس پر جس قدر زیادہ نیک اثرات پڑتے رہیں گے۔ اتنا ہی وہ نیکی کیطرف زیادہ مائل ہوتا جائے گا۔

۷۔ محاسبۂ نفس :۔۔۔ اپنا جائزہ لیتے رہنا۔ اپنی غلطیوں کا تجزیہ کرتے رہنا اور اپنی خامیوں کوتاہیوں سے آئندہ کے لئے اجتناب کرتے رہنا تمام ترقیوں کے لئے سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ ترقی مادی میدان میں ہو یا روحانی دنیا میں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنا محاسبہ کرتا

رہے۔ اور کسی وقت اس سے غفلت نہ برتنے ورنہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یک لحظہ را غافل شدم صد سالہ راہم دور شد

یہی وجہ ہے۔ کہ تمام اکابرین اپنے خیالات، اقوال اور اعمال کا باقاعدگی سے تجزیہ کیا کرتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِیْ طَاعَتِهِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ (الحدیث)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

تم اپنے نفسوں کو تول لو اس سے پہلے کہ تمہیں تولا جائے۔ تم اپنے نفسوں کا محاسبہ کر لو۔ اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔

ایسا طرز عمل کل قیامت کے حساب میں تمہارے اوپر آسانی کرے گا۔ اس سے پہلے کہ تم سے تمہاری نفسوں کا حساب لیا جائے۔ بڑی پیشی کے لئے اپنے آپ کو مزین کر لو۔"

حدیث شریف میں ارشاد ہے:

جَاهِدُوْا اَهْوَاءَكُمْ كَمَا تُجَاهِدُوْنَ اَعْدَاءَكُمْ۔ (الحدیث)

درحقیقت محاسبۂ نفس ہی کے ذریعے انسان اپنی خامیوں کا علم حاصل کر کے ان کی اصلاح کر سکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى۔ (النازعات۔ پ۳۰ ع۴)

یعنی جو شخص اس بات کا خیال کر کے ڈرا کہ مجھے ایک روز اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے حساب کے لئے کھڑا ہونا ہے۔ اور اسی ڈر سے اپنے نفس کی خواہش پر نہ چلا بلکہ اُسے روک کر اپنے قابو میں رکھا۔ اور احکام الٰہی کے تابع بنایا۔ تو اس کا ٹھکانہ بہشت کے سوا کہیں نہیں۔" (تفسیر عثمانی ص۱۰۵)

مزید برآں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاسبۂ نفس کرنے والے شخص کو کامل مومن قرار ٹھہرایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى یَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ (الحدیث)

(باقی آئندہ)

حیاتِ طیبہ پر فلم

ناموسِ رسالتؐ

اور

دشمنانِ اسلام کی شرمناک جسارت

(۹ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ اکوڑہ خٹک کے ایک احتجاجی جلسہ میں)

حیاتِ طیبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم بنانے کی شرمناک خبروں نے مسلمانانِ عالم کے دلوں کو چھلنی کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں شیخ الحدیث مدظلہ اور مدیر الحق کی لیبیا کے سفیر سے ملاقات کی تفصیل بھی اخبارات میں آچکی ہے۔ ایک عرصہ قبل اٹلی کی اس قسم کی جسارت سے بھی دنیا میں اضطراب کی لہر دوڑ چکی تھی۔ اس موقعہ پر کی گئی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی ایک احتجاجی تقریر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ وہ فلم اور موجودہ فلم یورپ کی اسلام دشمن سازش کی ایک ہی کڑی ہے۔ (ادارہ)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — اما بعد — فقد قال اللہ تبارک وتعالٰی
يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

تمہید: — معزز حضرات! اس اجتماع کی غرض وغایت آپ کو معلوم ہو چکی ہے۔ اس سے قبل ہم نے اٹلی کے رسوائے عالم فلم ساز کمپنی کے خلاف احتجاج کیا۔ ہماری حکومت نے اعلان کیا کہ اٹلی کی حکومت اس کمپنی پر پابندی لگا رہی ہے اور اپنے شرانگیز اقدام سے باز آگئی ہے۔ ہمیں خوشی ہوئی — مگر صد افسوس کہ اس کمپنی نے دوبارہ اعلان کیا کہ ہم کسی کی خاطر اپنے تجارتی اور اقتصادی مفادات سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ اس جاہل اور بے شرم حکومت کو یا تو مسلمانوں کے احساسات کا صحیح اندازہ نہیں یا وہ اپنی تباہی کا سامان خود کر رہے ہیں۔

شانِ رسالت حضرات! جس طرح خداوند قدوس کی ربوبیت کاملہ کائنات کے ہر ذرہ میں کارفرما ہے۔

اسی طرح رحمت للعلمین کی شان رحمت سے کائنات کے ہر ذرہ ذرہ میں جاری و ساری ہے۔ اس امر میں تمام علماء متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر و مثیل نہ اوّلین میں کبھی پیدا ہوا۔ اور نہ تاقیامت ان کا نظیر و مثیل پیدا ہوگا۔ محبوب اقدس کی عظمت کمالات و شئونات کا صحیح اندازہ تو خداوند تبارک و تعالیٰ کو ہو سکتا ہے۔ اس لئے شیطان کو یہ قدرت نہیں دی گئی کہ بیداری میں یا خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و شکل اختیار کرنا اس کی قدرت سے باہر ہے۔ حالانکہ شیطان مظہر قدرت ہے۔ مگر خدائے قدوس نے اس سے یہ طاقت سلب کر دی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ، مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِی الْحَقَّ۔ (جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا گویا اس نے مجھے ہی دیکھا)

——— اسلام سے قربان جائیے اس نے ابتداء ہی سے اس قسم کے مفاسد کی جڑ کاٹ دی تھی۔

تصویر سازی کی ممانعت | تصویر سازی کو حرام قرار دیا۔ جاندار اشیاء کی تصویر اسلام نے حرام کر دی اور غیر ذی روح (جاندار) مثلاً اشجار احجار عمارتوں کا فوٹو جائز کر دیا۔

فوٹو بنانے والے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن فرشتے ڈنڈے لیکر اس سے کہیں گے کہ اب اس میں روح بھی ڈال دے اور جب روح نہیں ڈال سکتا تو اس کو بنایا کیوں۔؟ تصویر میں روح تو وہ نہیں سکتا روح ڈالنے والا تو صرف خداوند تعالیٰ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں فوٹو اور تصویر ہو اس میں رحمت خداوندی کے فرشتے کبھی داخل نہیں ہوتے۔

مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات طیبات کو ترک کر دیا اور یورپی اقوام کی تقلید میں اس لعنت میں گرفتار ہوئے یہاں تک کہ تصویر سازی آن کا مزاج بن گیا۔ خود مسلمان بھی فلم بنانے لگے۔ زعماء و شرفا اور مسلمان حکام اور ان کی بیگمات کے فوٹو چھپنے لگے۔ حیاء و عزت کا شعور اور احساس ختم ہونے لگا۔ ثقافت کے نام پر تمام کثافتوں پر اسلامی لیبل لگانے کی کوشش کی گئی۔ علانیہ ملک میں ٹیڈی ازم بھی شروع ہو گیا۔

تعلیمات اسلام کے خلاف ہماری اس بے حسی و بے غیرتی سے غیر اقوام نے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ اور ہماری ترک تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کو جرأت ہوئی کہ وہ ہمارے آقا اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر بنانے لگے اور ان کی حیات طیبہ پر فلمیں بنانے کا ارادہ کیا۔

مسلمانوں کی غیرت و حمیت کا مسئلہ | آج ہماری غیرت اور محبت کا مسئلہ در پیش ہے۔ اگر کسی سینما یا فلم کے پردہ پر ہماری ماؤں بہنوں۔ اور خالاؤں یا خاندان کے دیگر افراد کی نمائش ہو تو کیا ہم

اسے برداشت کر سکیں گے۔ کہ بدمعاش قسم کے لوگ انہیں دیکھ لیں۔ ان کے حسن و زیبائی شکل و شباہت کے بارے میں آراء قائم کریں۔؟ (آوازیں ہرگز نہیں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہمیں ماں باپ بچوں بیویوں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور یہ ایمان کے لئے اولین شرط ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔ لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (حدیث البخاری) یعنی تم میں کوئی اسوقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اس کو ماں باپ بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مقابلہ ہوا تو ہمارا اولین فرض ہوگا۔ کہ باپ بھائی بیٹے کی محبت کو ترجیح دیں ـــــ علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ سب مخلوقات کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دے گا۔ اور اس کے مقابل ہر چیز کو ٹھکرا دے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹے نے کہا کہ ابا جان جنگ بدر میں تم میری زد میں آئے جبکہ میں کافروں کیطرف سے لڑ رہا تھا۔ مگر تم میرے باپ تھے اس لئے میں نے وار نہ کیا۔ حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ تیرا مقابلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ اس لئے اگر تم میری زد میں آتے تو میں اپنے ہاتھوں سے تیرا کام تمام کر بیٹھتا۔ اور کوئی رعایت نہ برتتا۔ مسلمان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آج بھی تن، من، دھن، سب کچھ لٹانے کو تیار ہیں۔ تم نے آج دل کی گہرائیوں سے ناموس رسالت کی خاطر جس جوش و خروش اور ولولے کا مظاہرہ کیا۔ الحمدللہ مجھے خوشی ہوئی کہ عزتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ اب بھی زندہ ہے۔

ایمان اور اسلام عبارت ہے ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کیا مسلمان زندہ ہوگا۔ اور حضرت فاطمۃ الزہرا حضرت ام المؤمنین عائشہ حضرت ام کلثوم حضرت رقیہ رضی اللہ عنہن کا فوٹو سینما کے پردہ پر پیش کیا جائے گا۔ ہماری ہزاروں، لاکھوں لڑکیاں، مائیں، بہنیں ان کی عزت و عصمت پر قربان ہوں۔ ناموسِ رسالتؐ کی خاطر ہم اپنی سلطنتیں قربان کریں گے ہمیں کبھی ایسی سلطنت نہیں چاہئے کہ ہمارا ایمان اور ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ نہ ہو۔ ہم اس کی خاطر حکومتوں کی مصلحتیں بھی قربان کریں گے اور اگر اس کی خاطر ہماری جان و مال قربان ہو سکے۔ تو یہ ہماری سعادت ہوگی۔

عیسائی حکومتیں لادین حکومتیں ہیں انہیں مذہب سے کوئی سروکار نہیں وہ نہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں نہ حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اور نہ خدا کی ذات پر انہیں ایمان ہے ورنہ وہ نہ ان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر بناتے اور نہ ان کی

زندگیاں فلماتے اور نہ مسلمانوں کی دل آزاری کرتے۔ ان کا مقصد زندگی بے حیائی فحاشی اور دولت بنانا ہے۔ اگر خدا کو مانتے تو اس قسم کی گستاخیاں کبھی بھی نہ کرتے۔ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے خاندان سے مذاق کرنا خداوند تعالیٰ کے عذاب اور جہنم کی آگ کو دعوت دینا ہے۔ مگر مسلمان قوم ان کیطرح بے ضمیر اور بے حس نہیں کہ وہ خاموشی سے یہ تماشا دیکھ سکیں ـــــ امریکہ اور اٹلی کی حکومت نے بھی اگر یہ حرکت کی تو خدا کے قہر کو دعوت دیگی۔ چیونٹی کی تباہی آنے لگتی ہے تو خدا اسے پر دے دیتا ہے۔ ہر وہ بد دین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارادہ کرے گا، خدا اسے ذلیل و تباہ کر دے گا۔

مسلمانوں کا امتحان و آزمائش | ہاں صرف مسلمانوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسّی کروڑ روحانی اولاد اور نام لیواؤں کا امتحان ہے کہ ہمارا دعویٰ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم زبانی دعویٰ تو نہیں۔ ہمارے روحانی جد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا بیٹا خدا کے نام پہ قربان کیا جس کی سنّت ہم آج کل ادا کر رہے ہیں تو ہم اپنے دادا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنی جانیں قربان نہ کر سکیں گے۔؟ آج ہم خداوند قدوس سے یہ عہد کرتے ہیں کہ جس ظالم نے بھی ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارادہ کیا خواہ ملک کے اندر ہو یا باہر ہو ہم ایک ایک بچہ اور ایک ایک جان ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہ قربان کریں گے ـــــ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ـــ یہ کافر چاہتے ہیں کہ خدا کا نور پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مگر اس چراغ کی روشنی تو چاند اور سورج سے بھی تاباں اور روشن ہے۔ یہ کبھی نہ بجھ سکے گا۔ اور اور دھول ڈالنے والے اپنے چہروں کو سیاہ کریں گے۔ آپ کی ذات گرامی تو سورج سے بھی کروڑہا درجہ بلند و ارفع ہے۔ سورج صرف دنیا کے اوپر ہے۔ مگر آپ جسمانی لحاظ سے بھی جسد اطہر کے ساتھ عرش معلی کے اوپر تشریف لے گئے ہیں۔ عرش کی وسعت کے سامنے ساتوں آسمان و زمین ایسے ہیں جیسے اس وسیع صحراء میں چند کنکریاں ڈال دی جائیں جس کی آپس میں نسبت بھی نہیں۔ حضور اقدسؐ کو جسمانی رفع میں بھی تمام کائنات پر فضیلت دی گئی جس ذات اقدس کی جسمانی پرواز اتنی بلند ہو تو روحانی پرواز کا کیا عالم ہوگا۔؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک بدمعاش ملحد، بے دین، شرابی کھڑا ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ کی ایکٹنگ کرے۔ ایک فاحشہ بے حیا عورت صوفیہ لورین یا ثریا ہماری ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل اتارے، کبھی نہیں۔

کسی قلاب، دلی اور عوش کو یہ حق نہیں کہ آپ کی نقل اتارے۔ کیا کوئی اخبث الناس یہ حرکت کر سکے گا۔؟ صحابہؓ تابعین اور امت کے پاس حضورؐ کی صورت اور شبیہ کی ایک ایک بات محفوظ تھی، شمائل مستقل علم بنا مگر کسی نے بھی کبھی آپ کی تصویر بنانے کی کوشش نہ کی۔

یورپی اقوام کے مخفی عزائم | تمہیں کیا معلوم کہ ان خبیث اقوام کے سینوں میں ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا کیا عزائم چھپے ہیں۔ بظاہر تجارتی اور اقتصادی منافع کا بہانہ لے کر اٹھتے ہیں۔ مگر درپردہ مسلمانوں کے دلوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس اور عظمت اور اہل بیت کی حرمت مٹانے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب تک یہ تقدس زائل نہ ہو مسلمان اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کٹ سکیں گے۔

ان کی تاریخ شاہد ہے سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ کے بعد ان کے زخم مندمل نہیں ہوئے اور ہر دور میں انہوں نے شان رسالت کی بے حرمتی کی کوشش کی ورنہ انہیں اسلام کے غم میں نڈھال نہیں کیا کہ آپؐ کی زندگی کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ کیا انہیں اسلام کے غم میں نیند نہیں آتی؟

نور الدین زنگیؒ کا واقعہ | سلطان نور الدین زنگیؒ کے زمانہ کا تاریخی واقعہ ہے۔ کہ آپ نے خواب میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرمایا کہ "تم حکومت کے کام میں لگے ہو اور تمہیں خبر نہیں کہ میرے پیچھے دو کتے لگے ہوئے ہیں۔" جسطرح آج اٹلی کے یہ کتے آپ کے پیچھے لگے ہیں سلطان نے متواتر دو تین رات یہ خواب دیکھا، حیران تھے۔ علماء کو جمع کیا اور ان کے سامنے خواب بیان کیا۔ وہ بھی حیران ہوئے سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو کتوں کی صورت بھی سلطان کو بتلا دی تھی۔ سلطانؒ فوج لیکر مدینہ منورہ روانہ ہوا۔ مدینہ سے باہر پڑاؤ ڈالا۔ اب احترام مدینہ کیوجہ سے تلاشی بھی نہیں لے سکتا تھا اور کسی پہ ہاتھ بھی نہیں ڈال سکتا تھا۔ مدبر بادشاہ تھا عقل سے کام لیکر یہ بات سوجھی کہ مدینہ میں انعام واکرام تقسیم کرنے کا اعلان کیا جائے۔ چنانچہ مدینہ طیبہ کے دروازے پہ کھڑا ہو کر اعلان کیا کہ سوائے عورتوں کے ہر بوڑھا، جوان، بچہ خود آکر میرے ہاتھوں سے انعام واکرام وصول کرے۔

ایک بڑی حکومت کا بادشاہ تھا۔ ہر شخص فخر سمجھتا تھا کہ ان کے ہاتھوں سے کچھ وصول کرے۔ سب چھوٹے بڑے نکلے اور انعام وصول کرتے رہے۔ بادشاہ اس بہانہ سے ہر شخص کی شکل کو بغور دیکھتا رہا۔ مگر ان دو آدمیوں کی صورت نظر نہ آئی۔ حیران تھا، پوچھا کوئی نہ کوئی شخص مدینہ میں باقی ہے۔ جو انعام لینے نہیں آیا۔ لوگوں نے کہا کہ دو درویش صفت بزرگ ہیں جن کا بادشاہوں کے انعام واکرام

سے کوئی غرض نہیں وہ اپنے خانقاہ سے باہر نہیں نکلتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا چلو ہم خود جاکر انہیں انعام دیتے ہیں۔ نیک آدمیوں سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔

چنانچہ بادشاہ اُن کے خانقاہ میں تشریف لے گئے اوّل نظر میں پہچان لیا کہ وہ خبیث کتنے یہ ہیں جن کی صورت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بتلا دی تھی۔ مگر اسلام عدل و انصاف کا مذہب ہے۔ بغیر قانون کے ان پہ ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ جب تک کہ جرم ثابت نہ ہو۔ سپاہیوں کو حکم دیا کہ تمام مکان کی تلاشی لے لو سب کمروں میں سوائے لنگر کی دال چاول کے اور کچھ نہ نکلا۔ اور نہ کوئی قابلِ اعتراض چیز نظر آئی۔ بظاہر انہوں نے عابدین کی صورت اختیار کی تھی لمبے لمبے چوغے اور عمامے پہنے ہوئے تھے۔ اچانک بادشاہ کی نظر ایک مقفّل کمرے پر پڑی پوچھا اس میں کیا ہے۔؟ اس سوال پر ان کا رنگ زرد ہوا اور کہنے لگے کہ فالتو سامان کا کمرہ ہے کوئی کام کی چیز اس میں نہیں بادشاہ نے فرمایا دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ جب دروازہ کھلوایا تو حیران و ششدر رہ گئے۔ ان بدبختوں نے کمرے کے اندر ایک لمبی سرنگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس تک نکالی تھی دن میں کھدائی کرتے اور رات کے اندھیرے میں مٹی کہیں باہر پھینکتے۔ مقصد یہ تھا کہ روضۂ اقدس سے آپ کا جسدِ اطہر نکال کر لے جائیں۔ بادشاہ سرنگ کے اندر داخل ہوئے سرنگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے تک پہنچ گئی تھی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ظاہر ہو گئے تھے۔ خوش قسمت نورالدین زنگیؒ نے قدم مبارک کو بوسہ دیا آنکھوں پہ رکھا اور پھر قبر مبارک بند کر دی۔ باہر نکلے دونوں خبیثوں کو پکڑ لیا۔ اب ان کی سزا کا مسئلہ سامنے آیا۔

توہینِ رسول کی سزا تاریخ میں اپنی قسم کا انوکھا جرم تھا اس لئے شرعی سزا کی تلاش شروع ہوئی۔ اسلام کا عدل متقاضی تھا کہ مسئلہ طلب کیا جائے اور قانون کے اندر سزا دی جائے فتویٰ طلب کیا گیا۔ علماء متفکر ہوئے قرآن اور حدیث میں اس جرم کی سزا تلاش کرنے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان حافظ اُٹھ کر فرمایا ایسے صاف مسئلہ میں تردد کیوں کرتے ہو۔ اس کے لئے تو قرآن میں یہ صاف اور صریح حکم موجود ہے:

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم

خبردار تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا۔ اور پیغمبرؐ کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے پہلے تم سے چھیڑ شروع کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اللہ زیادہ

مُّؤْمِنِينَ ○ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۔

حقدار ہے کہ تم ان سے ڈرو۔ اگر تم ایماندار ہو۔ ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور ان کو ذلیل کردے اور تمہیں ان پہ غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کردے۔

سلطان نورالدین بہت خوش ہوئے ان کوتوں کی گردن کاٹ دی اور روضۂ اقدس کے اردگرد زمین میں پانی تک فولادی جنگلے لگوائے اور اس طرح خداوند تعالیٰ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ان یہودیوں کی خوفناک سازش سے بچالیا۔ یورپ والوں کی امداد ان کے پیچھے تھی دولت بھیجتے تھے۔ اور آج بھی اس قوم کا یہی حال ہے یورپ اور امریکہ اور فرانس عالم اسلام اور پاکستان کی دوستی اور امداد کی آڑ میں ہمارے خلاف کیا کچھ نہیں کرتے۔؟

امریکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فوٹو چھپوائے جاتے ہیں۔ مخش مضامین نکلتے ہیں کیا یہ دوستی ہے۔؟ اس پلید قوم کو نہ سکھوں سے دشمنی ہے نہ ہندوؤں سے عیسائی دنیا کو فکر خطرہ ہے تو صرف مسلمانوں سے ہے وہ لوگ خوب واقف ہیں کہ اگر یہ پراگندہ حال مسلمان بیدار ہوجائیں تو ہماری تہذیب اور ہمارے تمدن کو تہس نہس کردیں گے۔ جب تک مسلمان ان کے بوٹ پالش کرتے رہے ان کے بُت اور مجسمے صاف کرتے رہے تو شاباش کہتے تھے۔ مگر جب مسلمان اپنے قدم پر کھڑے ہوتے اور ملک آزاد ہوا تو برطانیہ میں مسلمان اپنے قدم پر کھڑے ہوتے اور ملک آزاد ہوا تو برطانیہ میں مسلمانوں کا کیا حشر بنا ہے۔؟

ہوائی اڈوں پہ اُن کے قلی ہمیں حرامی سے پکارتے ہیں۔

اٹلی میں خود اتنی بہادری نہیں مسولینی میں کچھ طاقت ہوتی تو اپنے ملک کو بچاتا جنگ عظیم میں ذلیل نہ ہوتا شکست نہ کھاتا۔ مگر اب مسلمان اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ گئے ہیں۔ اس لئے مذاق اور کھلونا بن چکے ہیں۔

فلم بینی کی لعنت | اگر مسلمان دھڑا دھڑ فلمیں نہ دیکھتے اور اپنی کمائی برباد نہ کرتے تو یورپی اقوام ہماری اس کمزوری سے فائدہ نہ اٹھاتے ــــ تم آج ہی وعدہ کرلو کہ آئندہ کسی قسم کی فلم نہ دیکھیں گے تو تمام فلم خود بخود کم از کم ہمارے ملک میں ناکام ہوجائیں گی۔ یہ فلمیں ہی تمام شر و فساد کی جڑیں ہیں۔ ان ہی کی شامت سے ملک تباہ ہو رہا ہے۔ کیا تم یہ قربانی کرسکتے ہو کہ اس بقرعید کے موقع پر کسی قسم کی فلم نہ دیکھو گے (آوازیں ہم سب وعدہ

کرتے ہیں اور خدا کو گواہ بناتے ہیں ۔)

ہماری حکومت کا کام | ہماری حکومت خدا کے فضل و کرم سے آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے۔ ترکی مصر و ایران وغیرہ سے ہر لحاظ سے زیادہ ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ صرف اسلام کے نام پر حاصل کی گئی ہے۔ دوسرے ممالک قومیت وغیرہ کے نعروں پر آزاد ہوئے ہیں اس لئے ناموسِ رسالت کے لئے قربانی کا فریضہ بھی سب سے بڑھ کر ہمارے ذمہ عائد ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ حکومت نے صرف اس اعلان پر اکتفاء کیا ہے۔ کہ "اگر اٹلی نے فلم بنائی تو ہم اس کے تمام فلموں سے بائیکاٹ کر دیں گے۔" صرف یہی احتجاج بہت کمزور ہے اور اس سے میرے دل کو دکھ پہنچا ہے۔ حکومت کو صاف اعلان کر دینا چاہیئے تھا۔ کہ اگر اٹلی کی رسوائے عالم کمپنی ایسی حرکت سے تائب نہ ہوئی تو ۱۔ اٹلی سے ہر قسم سفارتی تعلقات توڑ دیئے جائیں گے۔ ۲۔ ہر قسم اقتصادی تجارتی تعلقات ختم کر دیئے جائیں گے دوکاندار اٹلی کا مال جلا دیں گے اور خرید و فروخت سے انکار کر دیں گے۔ ۳۔ اٹلی پر پاکستان کے بری بحری راستے بند کر دیئے جائیں گے ان کا ہوائی جہاز ہماری حکومت میں داخل نہ ہو سکے گا اور نہ بحری جہاز ہمارے سمندروں اور بندرگاہوں میں اتر سکیں گے۔ ۴۔ اور ملک کے اندر کسی اٹلی کے باشندے کی زندگی محفوظ رہے گی۔ ۵۔ اور اگر کسی مسلم یا غیر مسلم حکومت نے اس کمپنی کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کیا تو اس کے ساتھ بھی مذکورہ بالا برتاؤ کیا جائے گا۔ ۶۔ اس سلسلہ میں مصر و ایران کے تعاون کا جو ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس کے بارے میں مذکورہ حکومتوں سے باز پرس کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی پوزیشن دنیا کے سامنے واضح کر دیں اور مسلمان دیر تک ان کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ اگر اٹلی کی حکومت اس شرمناک ارادے سے باز نہ آئی تو مسلمان خود جا کر جہاد کریں گے یہاں تک کہ ع

یا تن رسد بجاناں یا جان زتن برآید ـــــ اگر پاکستان جیسی عظیم اسلامی حکومت اس سعادت کو حاصل نہ کر سکی تو یہ پراگندہ حال مسلمان اپنا مال و جان ناموسِ رسالت کی خاطر لٹا دیں گے۔ (رونے اور چیخ و پکار کی آوازیں) کیا حکومتیں سیاست اور دنیا کی خاطر غیرت کر سکتی ہیں اور اسلام کی خاطر نہ کر سکیں گی۔؟ یہ سب کام ہم خود کر سکتے ہیں مگر مسلمان ایک منظم قوم ہے اپنے امیر کی قیادت میں کام ہو سکے تو انفرادی ضرورت نہیں ـــ وقت کا اہم فریضہ ناموسِ رسول اور منصبِ رسالت ﷺ کی حفاظت ہے۔ اسلام کے نام پر منتخب ہوئے برسرِ اقتدار ممبران اسمبلی کا اولین فریضہ ہے کہ ملک کے اندر و باہر ناموسِ رسول کے خلاف سازشوں کا استیصال کریں اور اس سلسلہ میں حکومت کو ٹھوس قدم اٹھانے پر مجبور کریں۔

[redacted] وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔